Fikr-o-Nasar (Islamabad) 8:2 (1970)

(قسط نمبر ۱۲)

فہرست مخطوطات

کتب خانہ ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی

محمد طفیل

○ مخطوط نمبر ۴۰ داخلہ نمبر ۳۷۸۶

- نام۔ کتاب فی مرسوم خط المصحف۔
- مصنف۔ اسماعیل بن ظافر بن الطاہر العقیلی۔
- کاتب۔ خلیل بن ابراہیم۔
- حجم۔ ۲۹ ورق۔ تقطیع $\frac{۶ \times ۹}{۳ \times ۶}$۔ سطر فی صفحہ ۱۹۔
- کاغذ۔ دستی مصری۔ روشنائی صمغ دودی عنوان سرخ و سبز رنگین۔ خط نسخ۔ زبان عربی۔

آغاز

اوّل ما ابدأ لبعد حمد اللّٰہ تعالیٰ علی نعمہ التی لا تحصیٰ لبعد ولا تقف عند حدٍّ والصلوٰۃ علی نبیہ المصطفیٰ المختار و آلہ السادۃ الاطہار وصحبہ الاکرمین وتابعیھم باحسان الی یوم الدین۔

اختتام

...... وبذلوا الجہد فی نصح المسلمین ولم لیسع احد منھم لبعد مخالفتہم ولم یحتمل فی ولایتہ وامرتہ صونہٗ وحراستہ رضوان اللّٰہ علیہم اجمعین وسلام الی یوم الدین و الحمد للّٰہ رب العٰلمین، وصلی اللّٰہ علی سیدنا محمد و آلہ وصحبہ وسلم۔ امین۔

اس کے بعد تیرہ اشعار کی ایک نظم ہے۔ جس کے آخری دو شعر یہ ہیں:

وادع لناظر ابیات بہا سمحت قریحۃ العاجز العانی لمن سئلا

محمد بن غزال المرتجی کرماً عفوا من اللّٰہ عمّا قال او فعلا

قرآن مجید کا رسم الخط توقیفی ہے۔ اور عربی رسم الخط کے قواعد کا لحاظ کئے بغیر مصحف عثمانؓ کے مطابق

© Dr Muhammad Hamidullah Library, IIU, Islamabad.
http://iri.iiu.edu.pk/

لکھا جاتا ہے، چنانچہ قرآن مجید سے متعلقہ دیگر علوم کی طرح رسم الخط پر بھی علماء نے خاصی توجہ دی اور کتابیں لکھیں۔

چنانچہ زیرِ نظر کتاب میں بھی مصنف نے قرآن مجید کی ہر سورہ میں رسم الخط کا جو خاص انداز اختیار کیا گیا ہے۔ اس کو حسب ترتیب مصحف مختصراً بیان کر دیا ہے۔ مثلاً سورہ آل عمران میں لفظ تورات کے بارے میں لکھا ہے کہ اسے یاء کے ساتھ "التوراية" لکھا جائے۔

مصنف کا تذکرہ بسیار تلاش کے باوجود کسی کتاب میں نہیں مل سکا اور نہ ہی کتاب میں کوئی ایسی داخلی شہادت ہے جس کی بنا پر ہم یقین سے یہ کہہ سکیں کہ مصنف کا زمانہ کون سا ہے۔ قیاس سے یہ کہنا مشکل ہے کہ یہ کتاب کب تصنیف ہوئی۔ ممکن ہے کہ مصنف کا زمانہ گیارھویں یا بارھویں صدی ہجری رہا ہو۔

کتاب فنِ رسم مصاحف پر مختصر مگر مفید ہے اس کے طبع ہونے کی کوئی اطلاع نہیں اور گمان غالب یہی ہے کہ تاحال طبع نہیں ہوئی۔ زیرِ نظر نسخہ مکمل ہے اور اس میں کوئی نقص نہیں ہے۔

- مخطوطہ نمبر ۴۰/۲ داخلہ ۳۷۸۶
- نام کتاب شرح نونیۃ السخاوی فنِ تجوید
- تقطیع ۶/۴ × ۹/۶ حجم ۲۹ صفحات سطر فی صفحہ ۲۷
- مصنف علم الدین السخاوی کاتب تحریر نہیں۔ سن کتابت ۱۳۱۴ھ
- کاغذ دستی مصری، روشنائی سیاہ صمغ دودی اصل متن رنگین سرخ، خط نسخ، زبان عربی۔

اس کتاب کا آغاز ان الفاظ سے ہوتا ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ ذی السلام القدیم۔ والقرآن العظیم۔ الذی الباطل من بین یدیہ ولامن خلفہ تنزیل من حکیم۔ فمن تمسک بہ ینال منازل الاخیار و من ترتلہ یفوز فوز الابرار۔ والصلوٰۃ والسلام علی افصح الخلق باحسن افعال واوضح الحق بأبین مقال۔ محمد خیر من أوتی الحکمۃ و فصل الخطاب، واشرف من اوحی الیہ الکتاب المبارک المستطاب وعلی آلہ واصحابہ الموسومین بکثرۃ المحاسن و شرائف الانساب، المرسومین بجموم المناقب والاحساب۔

کتاب کے آخری الفاظ یہ ہیں:

كان الفراغ من تسطيرها في يوم الاثنين المبارك الموافق اثنى عشر يوما خلون من شهر شوال سنة ۱۳۱۴ھ الف وثلثمائة واربعة عشر هجرية على صاحبها افضل الصلوة وازكى التحية ودوام الحمد للرب الجليل حمد امديلا بالتكريم والتبجيل۔

ساتویں صدی ہجری کے مشہور عالم تجوید (قاری) عَلم الدین ابو الحسن علی بن محمد ابن عبد الصمد الہمدانی المغربی السخاوی جو علم تجوید میں یہ درجہ رکھتے تھے کہ "علم الہدیٰ" کہلاتے تھے آپ ۵۵۸ھ میں پیدا ہوئے اور ۶۴۳ھ میں وفات پائی۔ اور قاسیون میں دفن ہوئے۔ آپ پہلے شخص ہیں جنہوں نے شاطبیہ کی شرح لکھی اور اس کی وجہ سے شہرت پائی۔

خیر الدین زرکلی نے اعلام میں آپ کی جن دس کتب کا ذکر کیا ہے ان میں آپ کی اس نظم کا بھی ذکر ہے جو بعد میں نونیہ السخاوی کے نام سے مشہور ہوئی۔ یہ نظم علم القرأت اور قرآن مجید کی نحوی ترکیب پر ایک قصیدہ ہے۔ جس کا مصنف نے خود نام "عمدة المفيد وعدة المجيد في معرفة علم التجويد" رکھا تھا۔ اس میں باختلاف نسخ ساٹھ یا چونسٹھ اشعار ہیں، اس کا پہلا شعر یہ ہے:

يا من يروم تلاوة القرآن	ويرود شأو ائمة الاتقان
لا تحسب التجويد مدا مفرطا	او مد مالا مد فيه لوان

اور آخری دو شعر یہ ہیں:

واعلم بانك جائز في ظلمها	ان قستها بقصيدة الخاقانی
ستون بيتا عدها مع اربع	نظم السخاوی العظيم الشان

ان آخری دو اشعار میں علم الہدیٰ سخاوی نے الشیخ المقری ابو مزاحم موسیٰ بن عبد اللہ کے قصیدہ نونیہ فی علم التجوید پر تعریض کی ہے۔ حالانکہ اپنا قصیدہ لکھتے ہوئے سخاوی نے خاقانی کے دونوں قصیدوں نونیہ اور رائیہ کو بطور نمونہ سامنے رکھا ہے۔ —— سخاوی کے نونیہ کی بہت سے قراء نے شرحیں لکھی ہیں لیکن زیر نظر مخطوطہ کے مصنف کی داخلی یا خارجی شہادت سے نشاندھی نہیں ہو سکی، اندازہ ہے کہ یہ شرح اسماعیل بن محمد بن القفاطی کی ہے جن کا انتقال ۶۷۰ھ میں ہوا اور غالباً وہ اسی فن میں امام سخاوی کے شاگرد تھے —— زیر نظر نسخہ بہت اچھی حالت میں ہے۔ اچھی طرح پڑھا جا سکتا ہے۔ لیکن اس کے طبع ہونے کی تا حال کوئی اطلاع نہیں ہے۔